سرکاری رپورٹ　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سولہواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۲ر اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	۴
۲	وقفہ سوالات	۵
۳	(رخصت کی درخواستیں)	۱۵
۴	زیرو آور	۲۱
۵	قراردادیں	۳۳

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا سولہواں اجلاس مورخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۹۹ء بمطابق ۵ محرم الحرام ۱۴۲۰ ہجری بروز جمعرات بوقت ۱۱ بجکر پچیس منٹ (قبل ظہر) زیر صدارت جناب اسپیکر میر عبدالجبار خان بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُونَ ٥ وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَ خِيفَةً
وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ
الْغَافِلِينَ ٥

ترجمہ :۔ اور (لوگو) جب قرآن پڑھا جایا کرے یعنی پیغمبر تم کو قرآن سناتے ہوں تو (غل نہ مچاؤ بلکہ) اس کو کان لگا کر سنو اور خاموش رہو عجب نہیں (اس کی برکت سے) تم پر رحم کیا جائے اور (اے پیغمبر) اپنے جی (ہی جی) گڑگڑا (گڑگڑا) اور ڈر (ڈر) کر اور (بہت) زور کی آواز سے نہیں (بلکہ دھیمی آواز سے) صبح وشام اپنے پروردگار کو یاد کرتے رہو اور اس کی یاد سے غافل نہ رہو۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات

جناب اسپیکر: مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب۔

(چونکہ معزز رکن متعلقہ یعنی عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب ایوان میں موجود نہیں ہے لہذا ان کے سوالات مؤخر کر دیئے گئے)

X۴۶۶ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: مورخہ ۲۴ دسمبر ۹۸ء کو موخر کیا گیا۔

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۱۳ فروری ۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات / اداروں میں بھرتی کیے گئے آفیسران / اہلکاران کے نام ولدیت، گریڈ، جائے تعیناتی ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ قانونی قواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات:

محکمہ مواصلات و تعمیرات میں ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا تا حال مندرجہ ذیل اہلکاروں کو بھرتی کیے گئے ہیں اور جن کی تشہیر نہیں کی گئی ہیں۔

نمبر شمار	نام ولدیت	عہدہ	گریڈ	جائے تعیناتی	ضلع رہائش	مجاز اتھارٹی
۱	حق نواز مری ولد علی نواز	سب انجینئر	بی۔۱۱	بی اینڈ آر ڈویژن سبی	کوہلو	سابقہ وزیر اعلیٰ / سابقہ وزیر مواصلات و تعمیرات

۲۔	عبیداللہ ولد سردار علی شاہ	اسسٹنٹ	بی۔۱۱	فارم ٹو مارکیٹ روڈ پروجیکٹ کوئٹہ	کوئٹہ	سابقہ سیکریٹری مواصلات وتعمیرات
۳۔	گھنشام داس ولد یاشاحال	سب انجینئر	بی۔۱۱	چیف انجینئر آفس خضدار	لسبیلہ	سابقہ وزیراعلیٰ بلوچستان
۴۔	محمود شاہ ولد محمد خان	جونیئر کلرک	بی۔۵	فارم ٹو مارکیٹ روڈ پروجیکٹ کوئٹہ	کوئٹہ	سابقہ سیکریٹری مواصلات وتعمیرات

۲۳۵X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (موخر کیا گیا)

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) مالی سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے سالانہ ترقیاتی وغیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکموں/اداروں میں جاری نئے ومرمت اور دیگر اسکیموں/پراجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟ نیز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مد میں کل کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ہر اسکیم/پراجیکٹ کے لئے مختص ترقیاتی و غیر ترقیاتی رقم کی علیحدہ علیحدہ اسکیم/پراجیکٹ اور ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تاحال مذکورہ ہر اسکیم/پراجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ تاریخ اشتہار/ٹینڈر بمعہ نام ٹھیکیدار (اگر ہوں) اور اس کام پر اب تک تنخواہوں اور دیگر ادا شدہ رقم کی تفصیل کیا ہے؟ نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام/اسکیم اور پراجیکٹ وغیرہ کا جسقدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے،

اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے دوران شروع کیے گئے محکمہ متعلقہ کے جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیم/پراجیکٹ تکمیل کے کس مرحلے میں ہیں؟ ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات:

چونکہ سوال ہذا کے جواب کی تفصیل محکمہ کے مختلف فیلڈ ڈویژن سے متعلق ہے، اس سلسلے میں متعلقہ فیلڈ دفاتروں سے طلب کی گئی مفصل اور جامع جواب موصول ہوتے ہی ارسال کر دیا جائیگا۔

۶۷IX مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (موخر کیا گیا)

کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال محکمہ متعلقہ میں جن مختلف اسامیوں پر بھرتی کیلئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ ان تمام اسامیوں کی تفصیل بمعہ گریڈ مطلوبہ ضلع رہائش، تعلیمی محکمانہ و دیگر کورسز و دیگر تربیتی مطلوبہ اہلیت، تاریخ اشتہار بمعہ نام اخبار کی تفصیل دی جائے۔

(ب) مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کیلئے وقت مقررہ کے اندر یا بعد میں درخواست دہندہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ ضلع، رہائش تاریخ درخواست مطلوبہ تعلیمی قابلیت محکمانہ و دیگر کورسز نیز تاریخ و مقام انٹرویو اور حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی کی ریمارکس کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) یکم جولائی ۱۹۹۸ء سے تا حال مذکورہ بالا امیدواروں میں سے مذکورہ اسامیوں پر بھرتی کردہ امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت، پتہ ضلع رہائش تاریخ درخواست، تعلیمی اہلیت، محکمانہ و دیگر تربیتی کورسز کی تفصیل، نیز تاریخ انٹرویو حاکم/انٹرویو کنندہ کمیٹی، تاریخ گریڈ اور حاکم بھرتی کنندہ کی ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر مواصلات وتعمیرات:

چونکہ سوال ہذا کے جواب کی تفصیل محکمہ کے مختلف فیلڈ ڈویژن سے متعلق ہے اس سلسلہ میں متعلقہ فیلڈ دفاتروں سے طلب کی گئی مفصل اور جامع جواب موصول ہوتے ہی ارسال کر دیا جائیگا۔

٤٦٩X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (۳۱ دسمبر ۹۸ء اور ۱۱ فروری ۹۹ء کو موخر کیا گیا)

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ۲۳ فروری ۹۷ء تا ۱۳ اگست ۱۹۹۸ء کے دوران صوبائی حکومت کی جانب سے صوبائی محکموں اور اس سے منسلک محکمہ جات/اداروں میں بھرتی پر پابندی عائد کی گئی تھی؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس سے منسلک محکمہ جات/اداروں میں بھرتی کیئے گئے آفیسران/اہلکاروں کے نام ولدیت گریڈ، عہدہ جائے تعیناتی، ضلع رہائش کیا ہے۔ نیز بھرتی کنندہ مجاز اتھارٹی کا نام و عہدہ بمعہ بھرتی قانون وقواعد اور تشہیر کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر صحت:

(الف) اس ضمن میں تحریر ہے کہ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء تا اگست ۱۹۹۸ء کے دوران جن افراد کو گریڈ ۱ تا ۱۵ کی اسامیوں پر تعینات کیا گیا، ان کی تفصیلی فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ اس ضمن میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ صوبائی محکمہ صحت میں ٹیکنیکل اسامیوں پر بھرتی کی پابندی حکومت نے یکم جولائی ۱۹۹۷ء سے ختم کردی تھی۔

(ب) محکمہ صحت میں ٹیکنیکل ٹریننگ بمعہ وظیفہ حکومت کے اخراجات پر دی جاتی ہے اور متعلقہ امتحان پاس کرنے پر پاس شدہ امیدوار کو محکمہ صحت میں پانچ سال تک ملازمت کرنے کا پابند کیا جاتا ہے۔ اس لئے عوام کو بہترین طبی سہولتوں کی فراہمی کے لئے بھرتیاں کی گئی ہیں۔

٤٧٨X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: (۳۱ دسمبر ۹۸ء اور ۱۱ فروری ۹۹ء کو موخر کیا گیا)

کیا وزیر صحت از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

'۱۴' اگست ۱۹۹۷ء سے تا حال محکمہ متعلقہ اور اس کے زیر انتظام منسلک محکمہ جات/اداروں سے تبادلہ شدہ آفیسران/اہلکاران کے نام، عہدہ، گریڈ مقام تبادلہ و مقام تعیناتی، عہدہ اور ضلع رہائش کیا ہے نیز مذکورہ تبادلہ شدہ آفیسران/اہلکاران اپنے سابقہ اسامیوں پر کتنے عرصے سے تعینات تھے تفصیل

دی جائے۔

وزیر صحت:

مذکورہ مدت کے دوران محکمہ صحت کے جن اہلکاروں اور آفیسران کا تبادلہ کیا گیا ان کی تفصیل بمعہ جملہ مطلوبہ معلومات کی فہرست ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں نیز یہ تبادلے عوام کو بہترین طبی سہولتیں فراہم کرنے اور مفاد عامہ کے تحت ضروری تھے۔

X ۴ ۷ ۵ میر محمد اسلم گچکی: (۱۵ فروری ۹۹ء کو موخر ہوا)

کیا وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

(الف) حلقہ پی۔بی ۳۲ ضلع آواران میں واٹر سپلائی کی کل تعداد کسقدر ہے۔ نیز سال ۹۸۔۱۹۹۷ء سے تا حال کل کسقدر واٹر سپلائی اسکیموں پر مرمت و بحالی (Rehabilation) کا کام ہوا ہے ان واٹر سپلائی اسکیموں کی تفصیل بمعہ اخراجات دی جائے۔

(ب) سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے اے۔ڈی۔پی میں کتنے واٹر سپلائی اسکیم شامل کئے گئے ہیں اس وقت کل کس قدر واٹر سپلائی کام کر رہے ہیں۔ نیز کتنے ناکارہ بند پڑے ہیں اور واٹر سپلائی میں متعین عملہ کی کل تعداد بمعہ ماہوار خرچ کی تفصیل بھی دی جائے۔

میر اسد اللہ بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ:

(الف) ضلع آواران میں کل آبنوشی اسکیموں کی تعداد ۱۹ ہے۔ ان اسکیموں پر ۹۸۔۱۹۹۷ء میں مرمت بحالی (Rehabilitation) کا کوئی کام نہیں ہوا۔

(ب) سال ۹۹۔۱۹۹۸ء کے اے،ڈی،پی میں کل ۱۳ (تیرہ) واٹر سپلائی اسکیم شامل کئے گئے ہیں۔ اس وقت کل ۱۷ واٹر سپلائی کام کر رہے ہیں صرف (۲) دو، واٹر سپلائی بند پڑے ہیں اور کل آواران کے ۱۹ (انیس) واٹر سپلائی اسکیم کا عملہ (۷۶) ہیں جنکی ماہوار خرچہ کی تفصیل تنخواہ وغیرہ ۲،۱۹،۸۰۰/ روپے ہیں۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقفہ سوالات۔ سوالات شروع کرنے سے قبل

میں معزز ایوان سے گزارش کرنا چاہوں گا کہ مجھے ایک معزز رکن عبدالرحیم خان مندوخیل کی جانب سے تحریری درخواست آئی ہے اس نے کہا ہے کہ میں ان کی جانب سے ایوان سے گزارش کروں کہ ان کے کچھ سوالات ہیں اور ایک انکی تحریک التواء ہے اور ایک قرارداد ہے۔ انہوں نے گزارش کی ہے کہ اس کو موخر کیا جائے (Defr) کیا جائے اور قواعد میں گنجائش کوئی نہیں ہے قواعد تو یہ کہتے ہیں کہ ہاؤس کی اگر Since بنتی ہے تو مجھے فرق نہیں پڑتا اگر ہاؤس کہتا ہے تو ٹھیک ہے درست ہے۔

So all the question today on the aganda of Mr.Abdul Rahim Khan Mandokhail are here by defferd. اگلا سوال میر محمد اسلم گچکی صاحب۔

جناب اسپیکر: جواب کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے اگر کوئی ضمنی سوال ہے۔

میر محمد اسلم گچکی: یہ جو الف کا جواب ہے Rehibilitation کا کام نہیں ہوا ہے حالانکہ یہ تقریباً ۹۸۔۵۔۳۰ کو Rehibilitation کے لئے منظور ہو چکے تھے لیکن ابھی تک ان پر کام نہیں ہوا ہے اور کافی وہاں لوگوں کو تکلیف ہے اور وہ تقریباً بند ہے۔ واٹر سپلائی کی اسکیم جہاں پر یہ Rehibilitation کی ضرورت ہے تو کیا وزیر موصوف صاحب بتائینگے کہ کیوں نہیں ہوئے ہیں۔

میر اسد اللہ بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب اسپیکر صاحب جہاں تک الف کا تعلق ہے یہ ۹۸۔۱۹۹۷ء میں فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا ابھی چونکہ ہمیں ملے ہیں ۱۷ تاریخ کو ریلیز ہو چکی ہے اور ان کے ۱۹ ایسی اسکیمیں جن کی Rehibilitation کیلئے ہم نے پیسے ریلیز (Release) کیے ہیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال سردار محمد اختر مینگل صاحب کا ہے۔

X۵۵۷ سردار محمد اختر مینگل:

کیا وزیر خوراک ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ متعلقہ میں ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے تا حال کس قدر گندم کی کل کتنے پرمٹ کن کن افراد کو جاری کئے گئے ہیں، ضلع وار تفصیل دی جائے۔

سید احسان شاہ وزیر برائے خوراک:

محکمہ خوراک بلوچستان نے ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء سے لیکر تا حال گندم کا کوئی پرمٹ کسی بھی فرد کو جاری نہیں کیا۔ مزید حکومت بلوچستان نے ۲۸، اگست ۱۹۹۷ء سے گندم کے عام اور اسپیشل پرمٹ کے اجراء پر مکمل پابندی عائد کر رکھی ہے اس لئے محکمہ خوراک بلوچستان اشیائے خوردنی بشمول گندم کے پرمٹ (راہداری) کا اجراء نہیں کرتا ہے۔ تاہم بلوچستان بارڈر ایریا فوڈ سٹف آرڈر ۱۹۹۰ء کے تحت ضلعی انتظامیہ کو اب بھی اختیار ہے کہ وہ غلہ کی نقل وحمل اور تقسیم کے لئے ان تمام اضلاع میں جو کہ بارڈر ایریا میں واقع ہیں پرمٹ (راہداری) اے آر ڈی کو جاری کرے تا کہ وہاں کی مقامی آبادی کو غلہ و دیگر کھانے کی اشیاء میسر آسکیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جس طرح کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ ضلع آواران میں Re-habilation کے لئے ان کے پاس فنڈ نہیں ہے کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اس کے علاوہ صوبے میں Re-habilation کن اسکیموں پر کام کیا گیا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جناب کہتے ہیں اس کے علاوہ کن کن اسکیمات؟

میر اسد اللہ بلوچ وزیر پبلک ہیلتھ: جناب معزز رکن سے یہ فریش کوئیچن کریں تفصیل کے ساتھ دے سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: فریش کوئیچن سردار محمد اختر مینگل صاحب۔

جناب اسپیکر: Answer has taken as read کوئی سپلیمنٹری۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر اس میں کہا گیا ہے کہ محکمہ خوراک کی طرف سے کوئی بھی راہداری اور پرمٹ جاری نہیں کئے گئے ہیں لیکن بارڈر ایریا آرڈر ۱۹۹۹ء کے تحت ضلعی انتظامیہ کو اب بھی اختیار ہے کہ وہ غلے کی نقل وحمل اور تقسیم کے لئے ان تمام اضلاع میں جو کہ بارڈر ایریا میں واقع ہیں پرمٹ راہداری جاری کریں کیا ہمیں ان راہداریوں اور پرمٹ کی لسٹ اس ایوان میں پیش کی جاسکتی ہے۔

جناب اسپیکر: جی جناب احسان شاہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ متعلقہ ضلع کا ڈی سی اگر کوئی پرمٹ جاری کرتا ہے تو اس کا فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ ہوم کے اندر آتا ہے چونکہ صوبائی حکومت نے گندم کی ٹرانسپورٹیشن پر پابندی عائد کی ہے لہذا وہ اب لفٹ ہوا ہے۔ اب لفٹ کیا ہے، چیف منسٹر نے پہلے پابندی لگی ہوئی تھی نواب صاحب۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں سوال بڑا مختصر سا تھا کہ یہ راہداریاں جو ایشو کیے ہیں وہ نقل مانگتے ہیں۔

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر۔ سر ہم کہتے ہیں ان آرڈر ہے سر! آپ یہ چمن روڈ پر کھڑے ہو جائیں سر وہ ہزاروں ٹرک گزر رہے ہیں تو ہمیں غلہ کھانے کیلئے نہیں ہے جناب۔ منسٹر صاحب تو بادشاہ ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): وہ الگ مسئلہ ہے کہ وہاں پر کتنے ٹرک جا رہے ہیں لیکن جہاں تک کہ آن ریکارڈ بات ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں کہ۔ (شور)

جناب اسپیکر: ذرا تشریف رکھیں آپ کو وہ جواب دے رہے ہیں سن لیں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب میرا اعتراض یہ ہے کہ وزیر اعلیٰ صاحب یہ سنتے ہیں کہ کیوں غریب لوگ سر گندم کھانے کیلئے نہیں ہے اور وہ ڈرایہ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر پرنس صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کا اس سوال سے جناب کیا تعلق بنتا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں وہ سوال نہیں کر رہے ہیں وہ ایسی بات کرتے ہیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): وہ تو زیرو آور میں سر کہہ سکتے ہیں اپنی بات۔

جناب اسپیکر: وہ آگئے ہیں۔ چلئے آپ بات کریں جی۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): اس میں سر گزارش یہ ہے کہ اگر معزز رکن کو ان کی تفصیل چاہئے کہ ڈی سیز (DC's) کتنے پرمٹ ایشو کیے ہیں وہ مہربانی کر کے ہوم ڈیپارٹمنٹ سے فریش

کو نیچن پوچھ لیں۔

جناب اسپیکر: نہیں نہیں اسی سے کنکٹیڈ ہے وہ دیکھیں نہ جی وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بتایا جائے کہ اس عرصے میں گندم کے کتنے پرمٹ جاری ہوئے ہیں بس اتنی سی بات ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): سر اس سلسلے میں گزارش تو یہ ہے کہ ہر کسی قسم کا کوئی پرمٹ ڈیپارٹمنٹ فوڈ کی جانب سے جاری نہیں ہوا۔

جناب اسپیکر: نہیں کیا؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): نہیں جناب۔

جناب اسپیکر: اور اگر ڈی سیز نے کیا پھر وہ۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): ڈی سیز جو ہے فوڈ کی جانب سے نہیں دے سکتا لیکن صوبائی حکومت نے ہوم کے تحت اس پر پابندی لگا رکھی ہے غلہ کی نقل وحمل پر اس سلسلے میں وہ اجازت نامہ دے سکتا ہے کہ آپ اپنے غلے کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاسکتے ہیں لہذا وہ ہوم کا مسئلہ ہے فوڈ کا اس سے کوئی تعلق نہیں بنتا ہے سر۔

جناب اسپیکر: گندم کی بات ہو رہی ہے جو بھی ہے اگر ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی ہے تو آپ ہی کے حکومت کا حصہ ہے تو اگر انشورنس دے دیں ان کو ہم دے دیں گے بس اور کیا ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): دوسرا فریش کوئیچن ہوم ڈیپارٹمنٹ سے پوچھے سر وہ جواب دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: On behalf of your Government you can assure.

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): ٹھیک ہے سر اوہ تفصیل جاننا چاہتے ہیں وہ دے دیں گے سر!

سردار محمد اختر مینگل: اسی سیشن کے دوران۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جی ہاں دے دیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر ایک جو وزیر صاحب نے بات کی غلہ کی نقل وحرکت پر جو

ہے فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے پابندی لگادی ہے لیکن ہوم ڈیپارٹمنٹ اس کی اجازت دیتا ہے ظاہر ہے ڈپٹی کمشنر اس کی اجازت دے گا وہ غلہ جس کی اجازت ہوم ڈیپارٹمنٹ دیتا ہے وہ غلہ یا وہ گندم آئی کہاں سے، آیا اس فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے یا پرائیویٹ سیکٹر سے لائی جاتی ہے۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر بارڈر ایریا پر کوئی مل لگا ہوا ہے یا وہاں کے لوگوں کے لئے جو ایک کوٹہ مخصوص کیا گیا ہے اس کو بھی وہاں لے جانے کے لئے خاص طور غلے کی اسمگلنگ کو روکنے کیلئے یہ قانون بنایا گیا تھا وہاں غلہ لے جانے پر بھی ڈی سی کی اجازت نامے کی ضرورت ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر اس میں ایک اور سپلیمنٹری لاسٹ میں پوچھتا ہوں میرے خیال میں ہوم منسٹر کا ایک اسٹیٹمنٹ آیا تھا ہمارے نظر سے گزرا تھا کہ ڈپٹی کمشنروں کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ پرمٹ جاری کریں اس طرح کا ایک اسٹیٹمنٹ ہوم منسٹر کا اپنا آیا ہوا تھا۔

جناب اسپیکر: ہوم منسٹر صاحب ہے کوئی ایسا اسٹیٹمنٹ آپ کا۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): یہ جو فوڈ ڈیپارٹمنٹ جو غلہ ایشو کرتا ہے بارڈرز ایریا (Border areas) کے لئے اس کا انفارملی دفعہ ۱۴۴ کے لحاظ سے پابندی ہے تاکہ ٹوٹل فلو جاکر کے اسمگلنگ نہ ہوں تو مخصوص ایریاز کے لئے ڈپٹی کمشنرز جو ہیں وہ پرمٹ ایشو کرتے ہیں یہ بات صحیح ہے لیکن وہ اس کوٹے کے مطابق جو ان ایریاز کی Requirement کے مطابق ہوتا ہے لیکن اس میں ہوتا ہے دھندا یہ بات تو صحیح ہے جب محترم ممبر صاحب وزیر اعلیٰ تھے، میں تھا نواب مگسی تھا اور حاجی بہرام تھے، بسم اللہ کاکڑ صاحب تھے ہم لوگ جا رہے تھے حاجی بہرام صاحب کے والد کے فاتحہ کیلئے اس وقت بھی سینکڑوں ٹرک کھڑے تھے آج بھی سنا اسی طرح دھندا۔

پرنس موسیٰ جان: آج کل تو بہت زیادہ ہوگئے جناب انہوں نے ایڈمٹ کرلیا کہ مطلب غلط کام ہورہا ہے منسٹر صاحب نے ایڈمٹ کرلیا ہوم منسٹر صاحب نے مطلب کہ غلط کام ہورہا ہے۔

جناب اسپیکر: جی جی تشریف رکھیں وہ تشریح تو کر رہے ہیں بول بھی رہے ہیں وہ کہہ تو رہے

ہیں۔ وقعہ بھی بیان کر دیا۔

پرنس موسیٰ جان: نہیں نہیں جناب غلہ کھانے کیلئے۔ وہ بات تسلیم کرلیا کہ غلط کام ہورہا ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): ایک بات میں واضح کروں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے واضح ہدایات (Clear Instruction) ہیں کہ جو ایریاز کے پرٹیکولر ضروریات ہیں اتنا ہیں ایشو کیا جائے یہ ہم لوگوں نے Clear Instruction دیئے ہیں بلکہ ایف سی کو بھی اس کا پابند کرایا ہے کہ اس سے زیادہ وپرمٹ کا اجازت نہیں دیا جاتا ہے اس کی لسٹ اگر چاہیے محترم ممبر کو، اس کی لسٹ پروائیڈ (مہیا) کرسکتے ہیں پچھلے کتنے مہینے کا چاہیے دو مہینے کا چاہیے وہ ریکارڈ ہم فراہم کرسکتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر وزیر صاحب نے ایک اچھی بات کہی اگر دونوں لسٹیں اس ایوان کے سامنے پیش کی جائے کہ علاقے کا کوٹہ کیا ہے اور ڈپٹی کمشنر کے ذریعے کتنے پرمٹ ایشو کیے جاچکے ہیں یا کیے جارہے ہیں تو اس میں ہم ڈیفرنس دیکھیں گے کہ واقعی کوئی کوتاہی ہوئی ہے اس میں کوئی غلط کاری ہوئی ہے نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: صحیح ہے جی۔ تشریف رکھیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): اس کا یہ کہ اس کا ڈیٹیل ہم پروائیڈ کردینگے کیونکہ کچھ فیڈرل گورنمنٹ پروائیڈ (prvide) کرتی ہے۔ افغانستان کو ایکسپورٹ کرنے کیلئے وہ پرمیشن بھی ہے کچھ جو فوڈ، ڈیپارٹمنٹ مخصوص ایریاز کے راشن دیتا ہے وہ کچھ مارکیٹ سے خریدے جاتے ہیں یہ ایریاز کی تفصیل ہم سب مہیا (پروائیڈ) کردینگے آپ۔ اسی سیکشن کے دوران بس ٹھیک ہے جی۔

جناب اسپیکر: The quistion hour is over.thank you very much.

اگر کوئی درخواست ہو تو سیکریٹری صاحب رخصت کی پڑھ لیجئے۔

اختر حسین خان (سیکریٹری اسمبلی): جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسمبلی): ملک محمد سرور کاکڑ وزیر قانون علاج کے لئے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے اطلاع دی ہے کہ موجودہ اجلاس میں شریک نہیں ہوسکیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

(سیکریٹری اسمبلی): سردار ست رام سنگھ ڈوکی نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۰ اپریل سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسمبلی): میر ظہور حسین کھوسہ صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۰ اپریل سے ۲۴ اپریل تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسمبلی): سردار میر چاکر خان نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر ۲۰ اپریل سے تا اختتام اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسمبلی): میر اسرار زہری صاحب نے اطلاع ہے کہ وہ کوئٹہ سے باہر سرکاری کام کے سلسلے میں گئے ہیں اس لئے وہ آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکتے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسمبلی): میر محمد علی رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ۲۰ اپریل سے ۲۲ اپریل کے اجلاس میں ذاتی مصروفیات کی بناء پر شریک نہیں ہو سکیں گے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

(سیکریٹری اسمبلی): نوابزادہ حیر بیار مری صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟ (رخصت منظور کی گئی)۔

جناب اسپیکر: منظور ہے ہوئی جی۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ بیس تاریخ کے اجلاس میں جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے پشتون باغ میں پرائمری اسکول کی بلڈنگ میں جو پولیس کیمپ لگایا ہوا ہے اس کے بارے میں نشاندہی کی تھی اور معزز ایوان نے مجھے حکم دیا تھا اور میں نے یقین دہانی کرائی تھی اور جناب وزیر اعلیٰ صاحب کا حکم تھا کہ وہاں اسکول سے پولیس ہٹا کر اسکول کی حدود (Premises) کو فارغ کرایا جائے تا کہ وہاں طلبہ تعلیم جاری رکھ سکیں اور اس سلسلے میں صبح میرے ڈائریکٹر صاحبان گئے اور تھوڑی دیر پہلے وہاں ایک ڈی ایس پی ہے اس کا نمبر ہے 853610 ان کا نام سہیل صاحب ہے یہ جو تھانہ لگتا ہے اس کا نمبر ہے وہ وہاں پر تھا تو اس کو انہوں نے جواب دیا کہ ایس ایس پی کا حکم ہے میں دیکھوں گا پھر ڈائریکٹر نے مجھے اسی تھانے سے فون کیا اور میں نے بھی ڈی ایس پی سے بات کی اور انہوں نے کہا کہ ہمیں ایس ایس پی کا حکم ہے کہ اس نے کہا میں دیکھوں گا۔ تو میں چاہتا تھا کہ مطلع کروں اور اس کا کہا کہ آپ کا ڈی ایس پی اور ایس ایس پی اتنا پاور فل ہے کہ وہ اسمبلی کو بھی بائی پاس کر رہا ہے اور ایک منسٹر کو بھی بائی پاس کر رہا ہے اور سی ایم کے احکام کو بھی بائی پاس کر رہا ہے تو میں اسمبلی کے سامنے یہ بات لے جاؤنگا آگے میں آپ پر چھوڑتا ہوں اور اس معزز ایوان پر چھوڑتا ہوں کہ آپ کیا کاروائی کرتے ہیں۔ شکریہ۔

نواب ذوالفقار علی مگسی: جناب اگر آپ کی اجازت ہو تو آپ خود سن رہے ہیں کہ ایک وزیر صاحب خود اٹھ کر کہہ رہے ہیں کہ ڈی ایس پی حکم نہیں مانتا اور ایس ایس پی کہتا ہے کہ میں دیکھوں گا میں التماس (request) کروں گا آپ سے وزیر اعلیٰ صاحب سے کہ اب بیوروکریٹ (Bureaucrate) اتنے تگڑے ہوگئے ہیں کہ وہ کسی کا حکم ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں یا تو ہم چھٹی کر جائیں سرکاری بنچز پر بیٹھے یا ان کی چھٹی کریں۔

Mr. Speaker: Thank you very much.I shall request the leader of the house. نے جو فرمایا، معزز وزیر سردار کھیتران صاحب نے اس پر روشنی ڈالیے کہ قصہ کیا ہے۔

میر جان محمد جمالی (قائد ایوان): جناب نواب صاحب نے بھی روشنی ڈالی ہے خیالات کا اظہار کیا ہے گزارش یہ ہے کہ ڈائریکٹر کا چلا جانا۔ ڈائریکٹ۔ کیونکہ پولیس کی کارروائی ہوتی ہے ایک چین ہوتا ہے ہوم منسٹر آج آئے ہوئے ہیں اس دن کے اجلاس میں نہیں تھے وہ آج ہی آئے ہیں chain of the command جب ایکشن لیا گیا خروٹ آباد جو ممنوعہ علاقہ (No go areas تھا تو پولیس کو بٹھایا گیا کرمنلز (جرائم پیشہ) کے خلاف۔ طریقہ یہ تھا کہ ایجوکیشن والے اس وقت ہوم کے ساتھ کوارڈی نیٹ کرتے۔ chain of the command یہ کہتا ہے کہ ایس ایس پی کو حکم دے گا ڈی آئی جی۔ ڈی آئی جی کو حکم دیگا آئی جی اور آئی جی کو حکم دے گا سیکریٹری ہوم اور سیکریٹری ہوم کو حکم دے گا منسٹر ہوم۔ تو misunderstanding chain of the command ہے سیکریٹری ہوم آج ہی پہنچے ہیں ان سے طے ہوگیا تھا آج اس پر ایکشن ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: نہیں پرسوں کے اجلاس میں یہ بات تو بڑے واضح طور آئی تھی کہ وہ بلڈنگ ایک اسکول کی تھی اور اسکول سے چھین کر تھانہ بنائی گئی تھی میں وزیر داخلہ صاحب سے گزارش کروں گا۔

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر۔ چیف منسٹر صاحب نے وضاحت کی کہ اس کو خالی کیا جائے گا اور انہوں نے منسٹر صاحب کو پوری اسمبلی کے سامنے کہا حکم دیا اور منسٹر کو بھجوایا۔ آج آنریبل

چیف منسٹر کہہ رہے ہیں کہ وہ آرڈر کریں گے کہ ہوم منسٹر آرڈر کریں گے ہوم سیکریٹری کو اور ہوم سیکریٹری آرڈر کرے گا آئی جی کو فلاں کو۔ ایس ایس پی کو فلاں کو اور فلاں آرڈر کرے گا ڈھمکانے کو اور جب تک اتنے آرڈر ہو جائیں میرے خیال میں کوئی نیا چیز بن جائے اور سردار عبدالرحمان کھیتران بے چارے پر تو ویسے ہی اعتراضات لگتے ہیں ہم پر سرداروں پر بہت جلدی الزام آجاتا ہے بات یہ ہے کہ ایس ایس پی صاحب۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایس ایس پی صاحب کو فوراً معطل (suspend) کرنا چاہیے۔ جب آنریبل ممبر اور اسمبلی کا بات نہیں مانتا ہے اور چیف منسٹر صاحب نے سب کے سامنے خود آرڈر دیا ہے۔

جناب اسپیکر: دیکھیں تشریف رکھیں معاملے کو دیکھنا ہے ٹریس آوٹ کرنا ہے کہ معاملہ کیا ہے۔ Let the leader of the House who is sitting i will request the anteriar Minister بتائیں گے کہ حقیقت کیا ہے۔ کہ ایک اسکول کی عمارت ہے وہ لے کر پولیس کو دے دی گئی ہے تو یہاں اشورنس یہ دی گئی تھی کہ ہم خالی کرادیں گے محرک کو پرسوں یہ اشورنس دی گئی تھی تو اس کے بارے میں آپ بتادیں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب اسپیکر میں اس کا بیک گراونڈ (Backgraund) آپ کو بتادوں کیونکہ پچھلے دنوں ہم نے بڑے مجرموں پر ہاتھ ڈالا اور ان کو کنٹرول کیا انہوں نے مل ملا کر ایک نیا سلسلہ شروع کر دیا جیسے کراچی میں بھتے وغیرہ دوسرے تیسرے لڑائی جھگڑے بند ہو گئے ہنگامے بند ہو گئے لیکن اسنیچنگ (snatachang) وغیرہ زیادہ ہو گئی یہاں میں ایڈمٹ کرتا ہوں کہ کوئٹہ میں بھی اسنیچنگ snatachang ہوئی اس کے ری ایکشن میں اسنیچنگ کو زور دیا ہے تو اس میں دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ایریاز (علاقے) ایسے تھے No go areas تھے مختصر سے۔ اس سلسلے میں ہم نے فیصلہ کیا نوگو ایریاز No go areas میں بھی پولیس ڈال دیا جائے تاکہ آپ جیسے یا میرے جیسے شریف آدمی سے جو کوئی گاڑی چھینے تو اس ایریا میں اس کو پناہ نہ ملے تو وہاں پولیس چوکیاں اسٹیبلش کی تھیں جو بعد میں پولیس تھانے میں تبدیل ہو گئی تو

اس سلسلے میں عارضی طور پر انہوں نے کوئی اسٹیشن اسٹیبلش کیے ہیں اگر میں اس جگہ پر ہوتا تو اس کی وضاحت کرتا ہر حال میں خود جا کر یہ دونوں جگہ دیکھ کر کے اسمبلی کو میں اس کا رپورٹ پیش کر دونگا اور جیسے وزیر اعلیٰ صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے تو اس یقین دہانی کو جلد از جلد پورا کریں گے کیونکہ اس کو شفٹ کرنے کے لئے چھوڑنے کیلئے انکی کوئی متبادل جگہ بھی چاہئے ہوگی۔ اس کی رپورٹ میں آپ کو پیش کر دونگا۔ کیونکہ لوگوں کی جان و مال اور حفاظت بھی لازمی ضرورت ہوتی ہے اور ایس ایس پی نہیں کوئی اس چیز سے انکار نہیں کرسکتا ہے اسمبلی سپریم (supreme) ہے اسمبلی میں جو یقین دہانی کرائی جائے گی ہم انشاء اللہ ہاؤس کی طرف سے، اور میرے محکمے کی طرف سے میں یقین دہانی کراتا ہوں اس میں قطعاً ہم یہ کوشش نہ کریں گے کہ لیت و لعل سے کام لیا جائے۔

پرنس موسیٰ جان: پوائنٹ آف آرڈر۔ سر پولیس والوں کو اور جگہ نہیں ہے وہ تمبو (خیمہ) میں رہ سکتے ہیں جب پولیس والے اتنے نازک بن گئے ہیں کہ وہ اسکول کو قبضہ کر سکتے ہیں ان کو تمبو کیوں دیا گیا ہے، پولیس کا مطلب کیا ہے What is the meaning of askari اس کو تمبو میں رہنا چاہیے میدان میں رہنا چاہیے انہوں نے اسکول کو کیسے قبضہ کر لیا ہے بچے کہاں گئے اتنا جبر ہو رہا ہے جناب۔ ہوم منسٹر صاحب اس پر کپڑا ڈال رہے ہیں۔ بجائے اس کے وہ اس کو تنبیہ کریں۔

جناب اسپیکر: انہوں نے گارنٹی (assurance) دے دی ہے انہوں نے کہا میں خود دیکھوں گا جب آنریبل وزیر یہاں ہاؤس کو اشورنس دے رہے ہیں تو اس پر ہمیں یقین کرنا چاہیے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب کل وزیر اعلیٰ صاحب نے اشورنس دیا اور آج خود کہہ رہے ہیں کہ جی وہ ایس ایس پی آئی جی کو بولے گا اور آئی جی پتہ نہیں کس کو بولے گا فلاں فلاں کو بولے گا کل تو فلاں نے کا بات نہیں تھا کل تو انہوں نے آرڈر دیا تھا۔

جناب اسپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ اسکول کا بلڈنگ واپس کر دیں گے۔

پرنس موسیٰ جان: We should know ان کا بات کوئی مانتا بھی ہے مقصد یہ ہے آئی جی صاحب تو ان کی بات مانتا ہی نہیں ہے وہ کہتا ہے کہ میں آرڈر نواز شریف صاحب سے لوں گا ان بے

چاروں کو کوئی مانتا نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: آنریبل ہوم منسٹر نے یقین دلایا ہے میں سمجھتا ہوں کہ یقین کرنا چاہیے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر داخلہ): جناب میں کہتا ہوں کہ جو سردار کھیتران صاحب نے کہا ہے وہ غلط کبھی نہیں کہتے ہیں لیکن بنیادی طور پر ایک ڈائریکٹر اور ڈی ایس پی کے درمیان غلط فہمی رہ گئی ہے۔

عبدالکریم نوشیروانی (وزیر): جناب ایجوکیشن منسٹر اور ان کا ڈائریکٹر direct route سے یہ کرتے تھے جب انہوں نے مداخلت کی تو یہ ہوا (باہم گفتگو)۔

جناب اسپیکر: please no cross talk,pl, order in the House. on behalf of the House. میں وزیر داخلہ اور وزیر اعلیٰ سے گزارش کرتا ہوں کہ اس مسئلے کو دیکھ کر ہاؤس میں بتائیں تا کہ جو اس موشن Motion آیا اس کا صحیح جواب محرک تک پہنچ جائے۔

جناب اسپیکر: please Sardar Akhtar Mangal Sahib زیرو آور پر اگر کوئی بولنا چاہیں you are wellcome۔

سردار اختر مینگل: شکریہ جناب اسپیکر زیرو آور میں ہم جس مسئلے کے سلسلے میں ہم بات کرنا چاہتے ہیں وہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے میرے خیال میں اس ایوان میں یا اس سے پہلے جو اسمبلیاں ہوئی ہیں ہر اسمبلی میں اس مسئلے کا ذکر ہوتا رہا ہے اس کے علاوہ گزشتہ دن میں نے بلوچستان کے پارلیمنٹیرین جو تھے اس میں صوبائی اسمبلی کے ممبران نیشنل اسمبلی کے ممبران سینٹ کے وزیر اعلیٰ کی قیادت میں وزیر اعظم سے انہوں نے ملاقات کی تھی واپڈا کے مسئلے کے سلسلے میں بقایاجات تھے ان کی وصولی جو current bill تھے کے سلسلے میں جب سے واپڈا کا کنٹرول جناب اسپیکر فوج نے سنبھالا تھا لوگوں میں ایک خوش فہمی دوڑ گئی تھی کہ جی اب جو ہے نہ واپڈا کو فوج نے کنٹرول کر لیا ہے۔ لیکن کچھ ہی دن بعد پتہ چلا کہ نہیں واپڈا نے فوج کو کنٹرول میں کر لیا ہے وصولی کیلئے جو ذمہ داری میرے خیال میں فوج کو دی گئی تھی اس میں صرف لوگوں سے ان بلوں کی یا بقایاجات کی وصولی نہیں ہے اس میں وہ ذمہ